باسلام وتحیات

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ آج دنیا کے مسلمان مخصوص حالات میں زند گی کر رہے ہیں ایک طرف اسلامی بیداری تیونس،مصر،لیبیااوریمن میں ڈیکٹیٹر کازوال وسقوط،دوسری طرف سے امریکااوراُس کے ہمجولیوں کی سرداری میں عالمی استکبارکے اسلام سے خوف وڈر،قومی اورمذہبی فتنے ایجاد کرنے کے متعلق سازشیں جیسے دشواراورخطرناک حالات پیدا ہوگئے ہیں ۔

جا ہل وفریب میں آجانے والے افرادخود کش اورانفجارکے اقدامات نیزشیعہ اورسنی مسلمانوں کے رہا ئش پذیرعلاقوں پرحملہ کرکے اُنھیں شہید کردیتے ہیں،اُن کے گھروں کومنہدم کردیتے اورانھوں نے ان کامال واسباب لوٹ کربحرانی حالات پیدا کردئے ہیں ۔

اس درمیان عراق،پا کستان،لبنان،بحرین ،سوریہ،افغانستان،انڈونیشیااوردوسرے بعض ملکوں کے مظلوم شیعوں کو بہت زیادہ خطرہ لا حق ہوگیا ہے اس صورت میں کہ آخرکے ہفتوں میں اُن کے سیکڑوں افراد دشمنوں کے خود کش حملوں میں شہید ہو گئے ہیں یازخمی ہو گئے ہیں اوربعض ملکوں میں انھیں اُن کے اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا جس سے وہ اپنے وطن سے کوچ کرنے پرمجبورہو گئے ہیں۔

اس دوران جوچیزاہمیت کی حامل ہے اوروہ منکرین کے گروہوں کی دستاویز بن گئی ہے وہ بعض جا ہل افراد کے ذہن ودماغ کو دھو دینااورانھیں خود کش حملے کر نے کے لئے آمادہ وتیارکرنا ہے یہ شیعوں پرلگائے جانے والے اتہامات ہیں منجملہ یہ کہ وہ صحابہ پرسب وشتم کرتے ہیں،اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرتے ہیں اسی وجہ سے انھیں مہدورالدم (اُن کاخون بہانا جائز)اور واجب القتل سمجھتے ہیں اورافسوس کی بات تویہ ہے کہ انھوں نے اس اتہام کے ذریعہ اب تک دنیا کے مختلف مقامات پرہزاروں شیعوں کو شہید کردیا نیزاسی طرح یہ افعال دین اسلام کے مسلّم اصول کے خلاف انجام دئے جارہے ہیں ۔

یہ اُس حالت میں ہے کہ ایران کا اسلامی انقلاب حضرت امام خمینی(رح) کی رہبری میں ہمیشہ اسلامی امت کے درمیان وحدت و اتحاد کا طلایہ دار تھااور اب تک تمام مجتہدین عظام نے بھی اس بارے میں اہم اور جدی قدم اٹھا ئے ہیں ۔

اس بنا پرہم آپ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ آپ مسلمانوں پرسب وشتم اوراُن کے مقدسات کی توہین واہانت منجملہ رسول خدا (ص) کی ازواج اورآنحضرت (ص)کے اصحاب،پیغمبر اکرم (ص)کااتباع کرنے والوں کی صفوں کے درمیان تفرقہ ایجاد کرنے اور اس طرح کے خود کش اورخراب کردینے والے اقدامات کی نسبت اپنے نظریہ کااعلان فرمائیں تا کہ اُس کے منعکس ہونے سے دنیا والے مسلمانوں خاص طور سے شیعوں کے حقوق کا دفاع کریں اورکشت وکشتاروخو نریزی کا سد باب کیا جاسکے ۔

ہم خداوند متعال سے آپ کی صحت وسلامتی،طول عمراور روزافزون موفقیت وکامیابی کے خواہاں ہیں ۔

نمایندہ ولایت فقیہ درامورحج وزیارت

وسرپرست حجاج ایرانی

سیدعلی قاضی عسکر

۱۳۹۱ / ۲۱/۱ھ ش

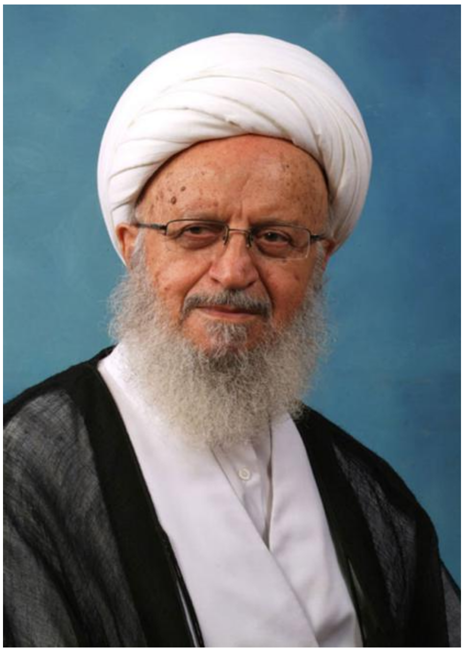

بسمہ تعالیٰ

ہم متعدد مرتبہ یہ عرض کرچکے ہیں کہ اتحاد مسلمین اوراسلامی مذاہب کے درمیان مقارنت ہرزمانہ خاص طورپرموجودہ حالات میں اہم امورمیں سے ہے لہٰذا دوسروں کے مقدسات کی کسی بھی طرح سے توہین کرناشرعی طورپرجا ئزنہیں ہے شیعہ اوراہل سنت کے اہم مسلمانوں کواس چیز کی حفاظت کرناچاہئے کہ وہ دشمنان اسلام کے چنگل میں نہ پھنس جائیں،مذ ہبی فتنہ وفساد برپا نہ کریں،خودکش حملوں کے اقدامات اوربے گناہ افراد کاخون بہانا گناہ کبیرہ،مفسد فی الارض کا کھلم کھلامصداق اورہمیشہ جہنم میں رہنے کا باعث ہے،نیزآئین رحمت ورافت والے دین کوخشن اورقبول نہ کئے جانے والے دین میں بدل دیتے ہیں خداوندعالم اہل خطااور گمراہوں کی ہدایت فرما ئے ۔

والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته

۱۳/۱۲ / ۱۳۹۱ ھ ش

ناصرمکارم شیرازی

دفترحضرت آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپائگانی مد ظلہ الشریف

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"وَ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ"

جو شخص خداوند متعال کی وحدانیت اورخاتم الانبیاء حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گوا ہی دے وہ مسلمان ہے،اُس کی جان آبرو اورمال محترم ہے اورکسی شخص کو بھی دینی مقدسات کی تو ہین کرنے کاحق نہیں ہے نیز خودکش حملے اورمسلمانوں کاخون بہانے کے اقدامات کرنا گناہ کبیرہ ہے ۔

اسلام جورحمت،محبت اورمہربانی کادین ہے اس کی حقیقی صورت کی دنیاوالوں کے لئے نشاندہی کرانا مسلمانوں کافریضہ ہے ۔ سب کو پیارے اسلام کی ترقی اور پوری دنیا کے افراد کی ہدایت کے لئے ایک صف میں کھڑے ہوکرکو شش کرناچاہئے اور قرآن کریم میں خیانت کرنے والے دشمنوں کی سازشوں کو اتحاد کے ذریعہ درمیان سے ختم کرنااوراپنے اسلامی فریضہ پرعمل کرنا چاہئے ۔

"اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَا مَکُمْ"

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

لطف اللہ صافی گلپائگا نی

استفتائات اورسوالات کے جوابات

سوال کرنے والے مشخصات : نام اور فیملی نام :حجة الاسلام و المسلمین سید علی قاضی عسگر "دام عزه"

مو ضوع :اعتقادات سوال نمبر :٢٠٠٢١

جواب کی تاریخ: ١٣٩١/١٢/٢٦ ھ.ش

جواب کا متن :

جو کچھ تحریرکیا گیاوہ تلخ حقیقت ہے جس پرپوری دنیا کے مسلمان خاص طورپراسلامی مذا ہب کے علماء نیزاسلامی ممالک کے رؤسا کوتوجہ اوراس کاعلاج کرنے کی چا رہ جوئی کرناچا ہئے،اب اسلامی دشمن اورعالمی استکبارمسلمانوں کی صفوں میں خاص طورسے مذہبی اورعقیدتی اختلاف ایجاد کرتے ہوئے آئے دن اپنے تسلط وقبضہ کووسیع اورمحکم ومضبوط کرتاجارہا ہے قرآن کریم ان اختلافات کواسلامی معاشرہ پرغالب آگ اورعذاب کے مثل جانتا ہے :" قُلْ ہُوَالْقَادِرُ عَلَی انْ یَبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًامِنْ فَوْقِکُمْ اوْمِنْ تَحْتِ ارْجُلِکُمْ اوْیَلْبِسَکُمْ شِیَعًاوَیُذِیقَ بَعْضَکُمْ بَاس "سورئہ انعام آیت ٦٥۔ جیسا کہ قرآن کریم صاف طورسے فرماتا ہے کہ استکباراورانسا نیت ومعنویت کے دشمن انسانوں پرمسلط ہوچکے ہیں اوریہ اسی اختلاف ایجاد کرنے کااثر ہے :" اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَاشِیَعًا"اس بڑے درد اورعظیم بلاومصیبت کاعلاج قرآنی دستور "تَعَالَوْ ا اِلیٰ کَلِمَةٍ سَوَائٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ"پر عمل کئے بغیرممکن نہیں ہوگا ۔

اس بنا پرجیساکہ ہم متعدد مرتبہ یاد دہانی کراچکے ہیں کہ اختلاف ایجاد کرناچا ہے وہ فرداورگروہ کے ذریعہ ہونیزمذہبی احساسات کی تحریک کے ذریعہ ہو،خاص طورسے مسلمانوں کے مقدسات اوراعتقادات کی توہین ہواورپیغمبرعظیم الشان (ص)کا اتباع کرنے والوں کی صفوں کے درمیان تفرقہ ایجاد کرناعقلی اورشرعی طورپرجا ئزنہیں ہے،اسی طرح تکفیرومتحجّرگروہوں کے ذریعہ تباہ وبرباد کرنے والے اورخودکش حملوں کے اقدامات کرناجوبے گناہ مسلمانوں کے کشت وکشتارقتل وغارت کا باعث ہوتے ہیں یہ برے اورغیرانسانی عمل ہیں جوہرآزاد انسان کے دل کورنج وغم پہونچا تے ہیں اوریہ بات مسلّم

ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اس طرح کے تمام اقدامات ہی چا ہتے ہیں اورعالمی استکباراس چیزکی تلاش میں ہے کہ اس طرح کے اختلافات برپاکرنے اورتفرقہ انگیزاقدامات سے عملی طورپرمسلمان اُن کے ساتہ ہوجائیں اورظاہرہے کہ دشمن اورعالمی استکبار کا اتباع کرنا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔خداوند عالم تمام مسلمانوں کو اختلاف اورتفرقہ ڈالنے کے شرسے محفوظ رکھے اورتمام افراد جومسلمانوں کے درمیان اتحاد کومحکم ومضبوط کرناچا ہتے منجملہ جناب عالی،خدا انہیں یہ توفیق عنایت فرما ئے ۔

والسلام علیکم و رحمة الله و برکاتہ

حسین المظاہری

٤جمادی الاولیٰ ١٤٣٤ھ ق ٢٦/١٢ / ١٣٩١ ھ ش

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

" إِنَّ ہَذِہِ امَّتُكُمْ امَّۃً وَاحِدَۃً وَانَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِی"سورئہ انبیاء (۲۱)آیت ۹۲۔

اتحاداوربھا ئی چارگی خداوندعالم کی بیش بہانعمتوں میں سے ہے،جس کی خداوندعالم نے یا دہانی فرمائی ہے ۔

"وَاذْكُرُوا نِعْمَۃَ اللهِ عَلَيْكُمْ اذْ كُنْتُمْ اعْدَائً فَالَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہِ اخْوَانًا"سورئہ آل عمران (۳)آیت ۱۰۳۔

پیغمبر رحمت کی اتباع کرنے والا،خود کو مسلمان ہونے کا نام دینے والاکس طرح دوسروں کی جان،عزت وآبرواورمال کو محترم شمارنہیں کرتا۔جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ خونریزی اورخشونت کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرتے ہیں وہ ایسے دھوکہ کھا نے والے ہیں جواسلامی امت کے دشمنوں کے مطامع ولالچ کے وسا ئل ہوگئے ہیں آج دنیامیں مسلمانوں کے درمیان تفرقہ نہ صرف اُن کی شوکت وعظمت اورآرام کاخاتمہ کردے گا بلکہ وہ اہل دنیا کی نظرمیں اسلام کے وہن وسستی کا سرمایہ ہوگا،مذہب اہل بیت علیہم السلام کے پیرووں کو اس مہم پردوسرے مسلمان بھا ئیوں سے زیادہ توجہ کرناچا ہئے ۔ہم امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرنے پرافتخارکرتے ہیں ۔ تشیع کی حقیقت اُس راستہ پر گامزن ہوناہے جس کواہل ایمان کے پیشوا نے طے کیا ہے ، وہ امام دوسروں کی برائی اورتو ہین کوجائزنہیں جانتے تھے،نا سزا کہنے سے نہی فرماتے تھے،اُس سخی امام نے اسلام و مسلمانوں کے مفادات ،مسلمانوں کے درمیان اصلاح کے راستہ ،تنازع دورکرنے اوراتحاد وبھا ئی چارگی کی دعوت دینے میں اعانت ومدد کی،اورخود ملامت برداشت کی ۔ہم امید کرتے ہیں کہ عام مسلمان مخصوصا مکتب اہل بیت علیہم السلام کے پیرو کار اِس پُرآشوب زمانہ میں امت کے مفادات کوفرقہ کے طورپرہونے والے لڑا ئی جھگڑوں پرمقدم رکھیں گے وحیانی تعلیمات اور رسول خدا کے ارشادات وفرامین کواپنے اعمال کا سرنامہ قراردیں گے ۔

خداوندعالم دشمنان اسلام کے کید ومکرکو خوداُن ہی کی طرف پلٹا ئے ۔

استفتائات دفترحضرت آیة الله العظمیٰ موسوی ارد بیلی

دفتر حضرت آیة اللہ العظمیٰ علوی گرگانی مد ظلہ العالی

بسمہ تعالیٰ

خدا وند عالم کا فرمان ہے :"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ ا اد خُلُوا فِي السّلْمِ كَافَّة وَ لَاتَتَّبِعُوا خُطُوَا تِ الشَّیْطَان اِنَّہُ لَکُمْ عَدُوّ مُبِیْن"سورئہ بقرہ (۲)آیت ۱۶۸۔

تمام ادوارمیں اسلام کا پیغام ہرطرح کی جسارت،تہمت اوربہتان سے پرہیزمنطق اورگفتگو پراعتماد کئے ہوئے تھاجہاں پراللہ فرماتا ہے :"اِدْفَعْ بِالَّتِ ھِیَ اَحْسَن" اور یہ بھی فرماتا ہے :"وَلاَتَسُبُّوا الَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللہِ فَیَسُبُّوا اللہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ" اور موجودہ حالات میں اصل اسلام اور کلمہ "اللہ "کے دشمنوں نے تمام آسما نی ندا کے خاتمہ اوردنیامیں شیطانی حا کمیت کے لئے سازش رچی ہے،ان میں اختلافات اوردشمنی کی فضا ایجاد کرنے کی راہ میں نہیں چلناچاہئے کیونکہ اس کانفع صرف عالمی استکباراوربین الاقوامی صہیونزم کوہے جس طرح گذشتہ زمانہ میں مختلف اسلامی فرقے مخصوص افکاررکھنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ احترام اورمسالمت آمیز زندگی کرتے تھے اورصرف جلسوں میں بحث و گفتگو اورمنطقی مناظرے کیا کرتے تھے،آج بھی صلح کے ساتھ ایک ساتھ رہیں اور سب دشمنوں کے مقابلے میں متحد ہوں لیکن ہم اُن انکار کرنے والے گروہوں کے عمل کو محکوم کرتے ہیں جو طرح طرح کے بہانوں سے دوسرے فرقوں خاص طورسے شیعہ فرقہ کے ساتھ دشمنی کرنے کی کوشش کرتے ہیں،نیزدنیا کے مختلف مقامات جیسے پا کستان ،افغانستان،عراق ،سوریہ ،انڈو نیشیا اور دوسرے بعض مقامات پرمسلمانوں کاکشت وکشتاراورانھیں قتل کر دیتے ہیں ،اُن کے اس کام سے صرف عالمی استکباروالے خوش ہوتے ہیں اوروہ اُن ہی کے راستہ پرگامزن ہیں اورقرآن کریم کے اس فرمان "لَا تَتَّخِذُوا الکافرین اولیاءَ"کی صاف طورپرخلاف ورزی کرتے ہوئے اس عمل میں صہیونزم کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں اوراُن ہی کی ہم آہنگی سے شیعوں کے خلاف تلاش و کو شش کیاکرتے ہیں اورہم دعا کرتے ہیں کہ خدا وندعالم مسلمانوں کے معاشرے کو تفرقہ اوردشمنی سے دوررکھے ۔

محمد علی علوی

بسمہ تعالیٰ

اسلام ادیان ومذاہب خاص طورسے اسلامی میں سے کسی بھی ایک مذہب کے اعتقادات کی توہین کرناجائزنہیں جانتااوراسلامی امت کے درمیان اختلاف کا باعث اورمسلمانوں کاجانی اورمالی نقصان کا باعث ہونے والی ہرحرکت حرام اورشرع مقدس کے خلاف ہے ۔

مسلمانوں کے خلاف خود کش حملے اورمختلف ملکوں میں اُن کاکشت وکشتارصاحب شریعت اورہرآزاد انسان کے دل کو برمادیتا ہے،یہ رافت ورحمت والے دین کے ساتھ یہ کسی طرح بھی سازگارنہیں ہے اوردنیامیں اسلام کے چہرے کوملکوک کرتا ہے ۔

خداوند عالم مسلمانوں ظالموں اورمفسدوں کے شرسے محفوظ رکھے ۔

سید یوسف مدنی تبریزی

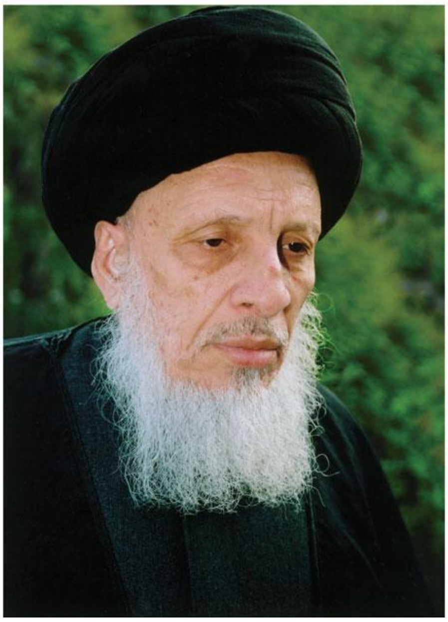

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمدسعید حکیم (دام ظلہ الشریف)

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ

ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ملا یین مسلمانوں کی خاص طور پر اِن دو اہم مو ضوعات میں رہنما ئی فرمائیں :

جو شخص زبا ن پر شہادتین جاری کرے ،قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے اور آٹھ مذاہب (حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی ،جعفری،زیدی،اباضی اور ظاہری)میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی کرے وہ مسلمان شمار کیا جاتا ہے ،اُس کا خون ،آبرو اور مال محترم ہے ؟

آپ کے دفتر سے جواب:

"صحابہ اور دوسرے مسلمانوں کی تکفیر کرنا چا ہے وہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے ہوں،شیعوں کے اعتقادات میں سے نہیں ہے ۔یہ امروحکم اسلام کی روح اور اُس کے ارکان پرمبتنی ہے ۔یہ مطلب شیعوں کے ائمہ (علیہم السلام)کی احادیث سے نقل ہواہے نیزاُن کے علماء کے فتوے اوراُن کے کلام سے سمجھا جاتا ہے ".

ایک اورکسی مومن نے آپ سے سوال کیا:

ہم سے بہت سے مسلمان اورغیر مسلمان اسلامی مذاہب کے درمیان رابطہ کے بارے میں پوچھتے ہیں ۔ہم آپ سے ان دونوں سوالوں کے جوابات دینے کا تقاضا کرتے ہیں:

١۔جو شخص اسلامی مذاہب (حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی ،جعفری،زیدی،اباضی اور ظاہری)میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی کرے وہ مسلمان شمار کیا جاتا ہے؟

٢۔اسلام میں تکفیر کی کیا حد ہے ؟آیا کسی ایک مسلمان کادوسرے معروف اسلامی مذاہب (جن کا پہلے سوال میں تذکرہ ہو چکا ہے)میں سے کسی ایک مذہب کا اتباع کرنے والے یا اشعریہ مذہب یا معتزلہ مذہب کا اتباع کرنے والے کی تکفیر کرنا جا ئز ہے ؟ آیا صوفی مسلک کی پیروی کرنے والے کی تکفیر کرنا جا ئز ہے ؟

آپ کا جواب:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ و لہ الحمد

۱۔ شہادتین کا اقراراوردین کے فرائض اور واجبات جیسے نماز وغیرہ کا انجام دینا اس لئے کہ ہم انسان کو مسلمان سمجھیں ،کافی ہے۔ اس ترتیب سے دین اسلام کے احکام منجملہ خون ،مال وغیرہ کی حرمت اُس کے لئے صدق کرتی ہے ۔

۲۔ اس سے پہلے ہم جو کچھ بیان کرچکے ہیں اُس میں اِس سوال کا جواب گذر چکا ہے ۔

السید محمد سعید الحکیم

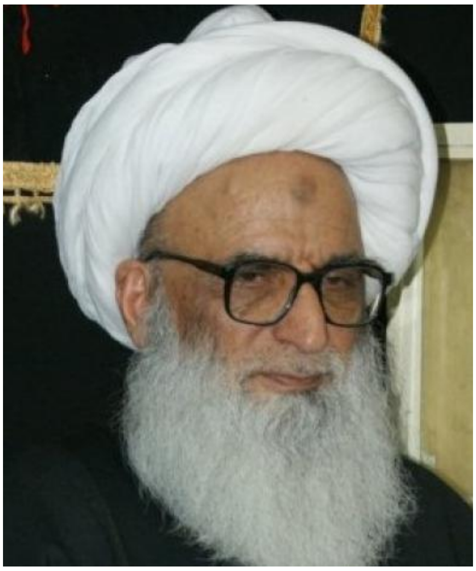

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ بشیر النجفی (دام ظلہ)

ہم سے بہت سے مسلمان اور غیر مسلمان اسلامی مذاہب کے درمیان رابطہ کے بارے میں پوچھتے ہیں ۔ہم آپ سے ان دونوں سوالوں کے جوابات دینے کا تقاضا کرتے ہیں:

۱۔جو شخص اسلامی مذاہب (حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی ،جعفری،زیدی،اباضی اور ظاہری)میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی کرے وہ مسلمان شمار کیا جاتا ہے؟

۲۔اسلام میں تکفیر کی کیا حد ہے ؟آیا کسی ایک مسلمان کادوسرے معروف اسلامی مذاہب (جن کا پہلے سوال میں تذکرہ ہو چکا ہے)میں سے کسی ایک مذہب کا اتباع کرنے والے یا اشعریہ مذہب یا معتزلہ مذہب کا اتباع کرنے والے کی تکفیر کرنا جا ئز ہے ؟ آیا صوفی مسلک کی پیروی کرنے والے کی تکفیر کرنا جا ئز ہے ؟

باسمہ سبحانہ

۱۔جو شخص خدا وند عالم کی وحدانیت کا اقرار کرے ،محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)،آنحضرت (ص) کی رسالت و نبوت کی خا تمیت اور قیا مت پر ایمان رکھتا ہو ،مندرجہ بالا امور میں سے کسی ایک امر کا انکار نہ کرتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا اثبات کرتاہو وہ مسلمان شمار کیا جاتا ہے ۔وہ اسلام کے تمام احکام کو شا مل ہوگا ،اس کی جان ،مال اور آبرو محترم ہے ،تمام مسلمانوں پر اس کے مال اور آبرو کا دفاع کرنا واجب ہے ۔واللہ الاعلم ۔

۲۔جو شخص اپنی زبان پر شہادتین جاری کرے (یعنی خدا وند عالم کی وحدانیت کی گوا ہی اور محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ)نیز قیامت کی گوا ہی دیتا ہو)اورجن امورکو مسلمان ثابت کرتا ہے اُن میں سے کسی ایک بھی انکارنہ کرے،اُس کی تکفیر کرنا جا ئز نہیں ہے ۔اس کام سے روکنے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم (ص) سے روایتیں بھی نقل ہو ئی

ہیں ۔جو شخص مذہبی فتنے برپا کرے یامندرجہ بالا مذا ہب میں سے کسی ایک مذہب کا اقرار کرنے کے بعد اُن میں سے کسی کا انکار کرے ،یا جاہل ہے یا جا ہل نما ہے اور یا اسلام کا دشمن ہے جس نے کافر مستکبرین کی خد مت کرنے کے لئے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے اورشگاف ایجاد کرنے کے مقصد سے نفوذ کیا ہے ۔واللہ العالم ۔

بشیر النجفی

بسمہ تعالیٰ

ہم چند افراد اہل سنت کے محلہ میں زند گی کرتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہمیں کافر سمجھتے ہیں اورکہتے ہیں کہ شیعہ کافرہیں ، اس صورت میں کیا ہم اُن کے ساتہ اُن ہی کے مانند معاملہ کر سکتے ہیں ،جس طرح وہ ہمیں کافرسمجھتے ہیں ہم بھی اُن کے ساتہ کفارکے ساتہ کئے جانے والے معاملہ کی طرح معاملہ کریں ۔ اِن حملوں کے مقابلہ میں ہماری شرعی ذمہ داری کیاہے آپ سے یہ بیان کرنے کی استدعا کرتے ہیں ۔

دستخط :بعض مومنین

حضرت آیۃ اللہ وحید خراسانی کاجواب اس وضاحت کے ساتہ ہے :

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا وندمتعال کی وحدانیت اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی گوا ہی دینے والا مسلمان ہے ،اس کی جان ،آبرواورمال اسی طرح محترم ہے جس طرح مذہب جعفری کا اتباع کرنے والے کی جان ،آبرو اور مال محترم ہے ۔تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ شہا دتین کہنے والے کے ساتہ اچھا برتائو کرو چا ہے وہ تمہیں کتنا ہی کافر کیوں نہ شمار کرے ،اگر وہ تمہارے ساتہ ناحق برتائو سے پیش آئین توتم حق اورعدل و انصاف کے صراط مستقیم سے منحرف نہ ہو،اگر ان کا کو ئی شخص بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کے لئے جائو،اگرمرجائے تواس کی تشییع جنازہ کرو ،اگر اس کو تم سے کو ئی ضرورت پیش آجائے تو اُس کی حاجت روا کرو ، اور خدا وند عالم کے حکم کے سامنے تسلیم ہوجائو جس نے یہ فرمایا ہے : "ِ وَلاَيَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى الاَّتَعْدِلُوا اعْدِلُوا ہُوَاقْرَبُ لِلتَّقْوَى"سورئہ مائدہ(۵)آیت ۸۔

اور خدا وند متعال کے فرمان پرعمل کرو جس نے یہ فرمایا ہے :"وَلاَتَقُولُوا لِمَنْ الْقَى الَيْكُمْ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا"سورئہ نسائ(٤)آیت ٩٤

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

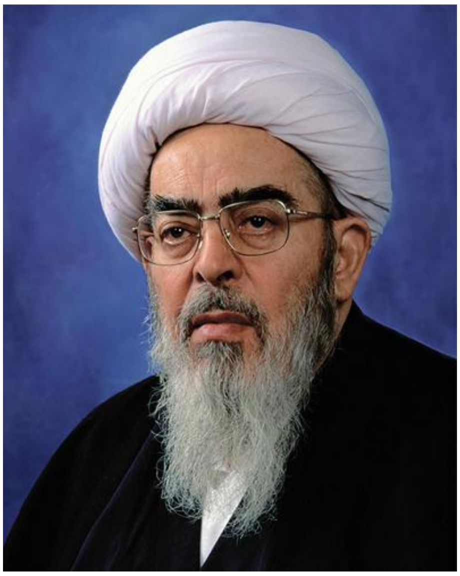

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ فاضل لنکرا نی (دام ظلہ)

جیسا کہ حضرت عالی واقف ہیں کہ تیسرے عیسوی قرن کے شروع ہوتے ہی اہل مغرب (یوروپ)نے مسلمانوں کے درمیان فتنہ انگیزی کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اور وہ اسلام و مسلمانوں کی ڈرائونی صورت میں نقشہ کشی کرنا چا ہتے ہیں ۔ان حالات میں اسلامی امت کے اتحاد کی حفاظت ہر زمانہ سے زیادہ ضروری دکھا ئی دیتی ہے ۔

مو جودہ حالات میں مسلمانوں کے اتحاد پر مو جود قاطع دلا ئل ہونے کی توجہ کے ساتھ حضرت عالی کی نظر میں اسلامی مذاہب کا اتباع کرنے والوں کے لئے "امت اسلامی "نام سے استفادہ کرنا کیسا ہے ،جبکہ مذاہب اسلامی جیسے اہل سنت کے چاروں فرقے ،اسی طرح زیدیہ ،ظاہریہ ،اباضیہ وغیرہ جو دین مبین اسلام کے اصول پر ایمان رکھتے ہیں ۔آیا مندرجہ بالا ذکر شدہ فرقوں کی تکفیر کرنا جا ئز ہے یا نہیں ؟تکفیر کی حداور موجودہ زمانہ میں اُس کا کیا معیار ہے ؟

ہم خدا وند سبحان سے حضرت عالی کے لئے آئے دن اسلام اور مسلمانوں خاص طور سے شیعوں کی خدمت کرنے کے لئے زیادہ توفیق کے خواہاں ہیں ۔

جواب:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

یہ تمام فرقے جب تک دین مبین اسلام کے کسی اصول یا ضرورت کا انکارنہ کریں یا خدا نکردہ ائمہ اطہارعلیہم السلام کی تو ہین نہ کریں اسلامی فرقوں میں شمارہوں گے ۔

محمد الفاضل اللنکرانی

مو جودہ حالات میں مسلمانوں کے اتحاد پر مو جود قاطع دلا ئل ہونے کی توجہ کے ساتھ حضرت عالی کی نظر میں اسلامی مذاہب کا اتباع کرنے والوں کے لئے "امت اسلامی "نام سے استفادہ کرنا کیسا ہے ،جبکہ مذاہب اسلامی جیسے اہل سنت کے چاروں فرقے ،اسی طرح زیدیہ ،ظاہریہ ،اباضیہ وغیرہ جو دین مبین اسلام کے اصول پر ایمان رکھتے ہیں ۔آیا مندرجہ بالا ذکر شدہ فرقوں کی تکفیر کرنا جا ئز ہے یا نہیں ؟تکفیر کی حداور موجودہ زمانہ میں اُس کا کیا معیار ہے ؟

ہم خدا وند سبحان سے حضرت عالی کے لئے آئے دن اسلام اور مسلمانوں خاص طور سے شیعوں کی خدمت کرنے کے لئے زیادہ توفیق کے خواہاں ہیں ۔

مقام معظم رہبری کے اہل دفتر کا جواب:

تمام اسلامی فرقے اسلامی امت کا ایک حصہ شمار کئے جاتے ہیں اور سب اسلامی امتیازات کے حامل ہیں ۔اسلامی مذاہب کے درمیان تفرقہ ڈالنا قرآن کریم کی تعلیمات اور پیغمبر مکرم اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی سنت کے خلاف ہے ۔مزید یہ کہ یہ چیز مسلمانوں کے کمزور ہونے اور اسلام کے دشمنوں کو بہانہ کرنے کا باعث ہو گی۔اس بنا پر مذکورہ تمام فرقو ں کی تکفیر کرنا کسی بھی وجہ سے جا ئز نہیں ہے ۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ خامنہ ای (مد ظلہ العالی)کی کردستان کے شیعہ اورسنی علماء اور طلاب سے ملاقات

ہم میں سے بعض افرادجب صلح کی بات کرتے ہیں تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم دشمن سے صلح کرنا چا ہتے ہیں !ہم میں سے بعض افراداِس چیز سے غفلت کر تے ہیں کہ ہم کو خود اپنے میں مشغول کرنے کے لئے مذہبی اختلاف ایجاد کرنادشمن کا کھینچا ہوا نقشہ اور سازش ہے ،ایک شیعہ اپنی پوری طاقت ایک سنی کو زیر کرنے میں لگا دیتا ہے اور اسی طرح ایک سنی اپنی پوری طاقت ایک شیعہ کو زیر کرنے میں صَرف کر دیتا ہے یہ بڑے افسوس کی بات ہے اور دشمن یہی چا ہتا بھی ہے ۔

فلسطین کی حمایت کرنے کے مسئلہ میں کو ئی بھی ملک جمہوری اسلامی ایران کی خاک پا تک بھی نہیں پہونچ سکتا ۔اس کی پوری دنیا تصدیق کی ہے ۔یہاں تک کہ بعض عربی ممالک نے ناراض ہو کر داد و فریاد کرنا شروع کر دیا اور کہنے لگے ایران یہاں پر اپنے اغراض و مقاصد کی تلاش و جستجو کر رہا ہے !البتہ اہل فلسطین نے اِ ن باتوں کی کو ئی پروا نہیں کی ۔منجملہ غزہ اور ۲۲ دن تک ہونے والی جنگ کے مو قع پر جمہوری اسلامی ایران کے ہر سطح کے فرد نے رہبر سے لے کر رئیس جمہور اور مسئولین نیز لوگوں نے مظاہرے کئے ،مدد کے لئے رقم وغیرہ بھیجی ،سب نے مل کر مظلوم اور مسلمان فلسطینی بھائیوں کی خدمت کی ۔ان مسائل کے درمیان ہم نے یہ مشا ہدہ کیا کہ ایک وا ئرس ہے جو بالکل اسی کے مانند کاپی کر رہا ہے ، کچھ افراد بعض بزرگان ، بعض علماء اور بعض محترم افراد کے پاس جا کر اُن سے کہتے ہیں کہ جناب آپ کس کی مدد کر رہے ہیں ،اہل غزہ ناصبی ہیں !ناصبی یعنی اہل بیت (ع)کا دشمن ۔چند افراد نے یقین بھی کر لیا اور وہ پیغام لے کر آئے کہ جناب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ناصبی ہیں ۔ہم نے کہا :ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ،شیطان رجیم و خبیث پر خدا کی لعنت ۔غزہ میں امام امیر المو منین علی بن ابی طالب (ع)کی مسجد ہے امام حسین (ع)کی بھی مسجد ہے تو یہ لوگ کیسے ناصبی ہیں ؟ہاں ، سنی ہیں ،لیکن ناصبی نہیں ہیں ،انھوں نے اس طرح کی باتیں کیں،اس طرح کا

اقدام کیا اور اس طرح کام کیا ۔اس بالمقابل ایک نقطہ ہے :ایک گروہ شہر قم جا ئے وہاں پر شیعوں کی کتابیں پڑھے اور یہ کہے کہ جنا ب یہ شیعوں کی کتاب ہے ۔یا ایک نا سمجھ ،غافل یا بد خواہ اعلان کرنے والا منبر پر جا کر اہل سنت کی مقدسات کی نسبت مہمل اور بری باتیں کہے انھیں کیسٹ میں بھر لے ،سی ڈی میں بھر کر یہاں اور وہاں نشر کر دے اور لوگ یہ کہیں کہ یہ شیعہ ہے ۔اِس کو اُس سے برا کر دیتے ہیں اور اُس کو اِس سے برا بنا دیتے ہیں ،اس کا کیا مطلب ہے ؟ "و تذھب ریحکم "یعنی جب اختلاف پیدا ہو گیا ،جب تفرقہ پیدا ہو گیا ،جب ایک دوسرے کی نسبت سوء ظن ہو گیا ،جب ہم ایک دوسرے کو خا ئن سمجھنے لگے تو ظا ہر سی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کا تعاون نہیں کر یں گے ،اگر ہمکاری بھی کریں گے تو ایک دوسرے کے صمیمی نہیں ہو ں گے ۔یہ وہی چیز ہے جس کی تلاش میں دشمن ہے ۔ہم سب شیعہ اور سنی علماء کو یہ سمجھنااور درک کرنا چا ہئے ۔یہ طبیعی ہے کہ دو مذہب بعض اصول اور بعض فروع میں ایک دوسرے سے اختلاف پایا جاتا ہے ،لیکن اختلاف کا مطلب دشمنی نہیں ہے ۔بعض مقامات پر شیعوں کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں ۔اہل سنت علماء کے فتووں بہت سے مقامات پراختلاف پایا جاتا ہے ،لیکن اس کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ جب ان کے درمیان اختلاف ہو جا ئے تو انسان ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے ۔اچھا !اُس کا مذہب یہ ہے ، اِس کا بھی مذہب یہ ہے ،...کسی شخص کو بھی یہ خیال نہیں کرنا چا ہئے کہ اہل بیت پیغمبر شیعوں سے مخصوص ہیں وہ پوری دنیائے اسلام کے ہیں ۔کو ن شخص ہے جو فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا)کو نہ ما نتا ہو ؟کو ن شخص ہے جو حسنین(علیہما السلام)سیدا شباب اہل الجنة کو قبول نہیں کرتا ؟ اب ایک انھیں وا جب الاطاعة اور مفروض الطاعة امام مانتا ہے ایک نہیں ما نتا لیکن انھیں قبول کرتا ہے ۔یہ حقا ئق ہیں اِن کو سمجھنا چا ہئے ،ان کو نہا دینہ کرنا چا ہئے ۔البتہ بعض ان کو نہیں سمجھتے دشمن کو ابھار دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صحیح کام انجام دے رہے ہیں ۔"قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا"،"الذین ضلّ سعیھم فی الحیاة الدنیا و ھم یحسبون انھم یحسنون صنعا""وہ خیال کرتے ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہیں وہ اس سے غافل ہیں کہ دشمن کے لئے کام کر رہے ہیں ۔یہ ہمارے زمانہ کی خصوصیت ہے ۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ خامنہ ای کا صوبہ کردستان کے سنندج کے میدان آزادی پر مجمع سے خطاب

۱۳۸۸/۲/۲۲

چند سال پہلے کردستان کے علاقہ میں ایک روشن فکر عالم نے نمازمیں تقریر کرتے ہوئے کہا :خدا کی قسم !جو لوگ شیعہ کے پاس جا کراس کے دل میں سنی کے خلاف بغض و کینہ بھرتے ہیں اورسنی کے پاس جا کر اُس کے دل میں شیعہ کے خلاف بغض و کینہ بھرتے ہیں یہ لوگ نہ شیعہ ہیں اور نہ سنی ،نہ شیعہ کوچا ہتے ہیں اور نہ ہی سنی کوچا ہتے ہیں یہ اسلام کے دشمن ہیں ۔البتہ وہ نہیں جانتے اور اُن میں سے بہت زیادہ ان چیزوں کو نہیں سمجھتے ہیں افسوس کی بات یہی ہے کہ یہ کیوں نہیں سمجھتے ۔

آج وہابی جماعت شیعوں کو کافر جا نتی ہے ،سنی اہل بیت سے محبت کرنے والے کوبھی کافر جانتا ہے ،سنی عرفانی اورقادری طریقوں کی اتباع کرنے والے کو بھی کافرجانتاہے !اس غلط فکر کا سرچشمہ کہاں سے ہے ؟ پوری دنیامیں تمام شیعہ ،افریقا شمالی میں سنی شافعی ،یا مرکزی افریقا کے تمام ملکوں میں مالکی سب اہل بیت (ع)سے محبت کرنے والے ہیں یہ سب کافر ہیں ،کیوں؟ چونکہ قاہرہ میں حسین بن علی کے مرقد کا احترام کرتے ہیں ،رأس الحسین مسجد کو مقدس سمجھتے ہیں،اسی وجہ سے کافرہیں !شیعہ کافرہیں کیا سنی سقزی،سنندجی ،اورمریوانی بھی اگر قادری یا نقش بندی کے طریقوں سے رابطہ رکھتے ہوں تو وہ بھی کافر ہیں !یہ کیسی اور کونسی فکر ہے ؟اس غلط اورمذموم فکر سے مسلمان بھا ئیوں کے درمیان کیوں اختلاف ایجاد ہو ؟ بہت سے شیعہ بھی نادانی وغفلت یا کسی اپنی غرض کی وجہ سے اختلاف ایجاد کرنے کے لئے اہل سنت کے مقدسات کی تو ہین کرتے ہیں،ہم اس سلسلہ میں عرض کرتے ہیں :دونوں گروہوں کایہ برتائو شرعی طور پرحرام اورقانون کے خلاف ہے ۔

جس شخص نے کلمہ(لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ) کی گواہی دی وہ مسلمان ہے اس کی جان اور مال محفوظ ہے اس کا قتل کرنا اور اس کا مال لوٹنا جایز نہیں ہے۔مسلمانوں کا قتل کرنا ان کی تکفیر کرنا اور ان کے در میان تفرقہ اور فتنہ ایجاد کرنا جایز نہیں ہے ۔ اسلامی مقدسات کی حفاظت کرنا واجب ہے ۔ مسلمانوں کے مقدس امور پہ تجاوز کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ مئومنین کی آبروریزی اور ان کی اہانت کرنا جایز نہیں ہے ۔

سید محمد شاہرودی

باسمہ تعالیٰ

خدا وند عالم کا فرمان ہے :" وَلاَتَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ امَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ الى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُون"سورہ انعام آیت ۱۰۸۔قرآن کریم بیراہے چلنے والوں کو برا بھلا کہنے ،نفرین و لعنت کرنے کی صاف طور پرنہی کر رہا ہے جن کی وہ اللہ کے سوا(خدا سمجھ کر)عبادت کرتے ہیں ،کیونکہ یہ کام بھی اُن کے خدا وند عالم کو بے سمجھے عداوت سے برا بھلا کہہ بیٹھنے کا باعث ہوتا ہے"

اگر ہم اس آیت کے متعلق غور و فکر کریں تو اس آیت میں ایک کلی معیار بیان ہوا ہے جو کام دوسروں سے دشمنی کرنے پر ابھارے اور انہیں حرام کام انجام دینے پر تحریک کرے اس کی نہی ہوئی ہے ۔اس بنا پر اُن لوگوں پر لعنت و نفرین کرنااور انہیں برا بھلا کہنا درست کام نہیں ہے جن کا معاشرہ احترام کرتا ہے خاص طور پر اگر وہ اجتماع اور وہ لوگ الٰہی اور آسمانی دین کے رنگ میں رنگے ہوں اور اگریہ کام براہ راست یا کسی واسطہ کے ذریعہ دوسروں کا قتل ،کشت و کشتار اور اُن کی جان و مال اور عزت و آبرو کے ضا ئع و برباد ہونے کا باعث ہوتا ہو تو ظاہر و روشن ہے کہ یہ کام حرام اور شرع بیّن کے خلاف ہے اور اس کو دنیا و آخرت میں جواب دہ ہونا چا ہئے ۔اب یہ کام برا بھلا کہنا اور لعنت و نفرین تقریر کی صورت میں یا اشعار و مدح سرا ئی کے ذریعہ یا حتی غم و تعزیہ داری کے ذریعہ ہو یا تھیٹر اور حقیقی یا مجازی فضا و ما حول میں فلم میں کسی ایکشن کے ذریعہ ہو ۔اس کی ما ہیت میں کو ئی فرق نہیں ہے کہ اس کا سبب و عامل دوسروں کے قتل ،کشت و کشتار ،جان و مال اور عزت و آبرو کی توہین کا باعث ہو ۔

اس کلی مقدمہ پر تو جہ دیتے ہوئے کہ اس دنیا میں کو ئی بھی چیز مخفی نہیں رہتی ،او پر سے ڈشیں اور زمین پر امنیتی اور جا سوسی فوج ماڈرن اور سریع اجتماعی رابطے کے وسا ئل انٹرنٹ،ریڈیو ،ٹیلیویزن ،مو با ئل اور دوسرے گذارش دینے والے وسا ئل کے پیش آنے

والے واقعات کو نشر کر تے ہیں ،آسما نی مذاہب کے بزرگان (بزرگوں)خاص طور پر الٰہی انبیاء ،اُن کے خلفاء اور جا نشین ، خاص طور پر اسلام کی برجستہ شخصیتیں ،ایک جملہ میں صدر اسلام کے خلفاء اور پیغمبر اسلامؐکی ازواج اور ان کی اولاد پرلعنت و نفرین کرنا جا ئز نہیں ہے چا ہے اس کام کا براہ راست اثر اسلامی امت میں تفرقہ اور پراکندہ ہونے کے علاوہ اسلامی ملکوں کے مختلف مقامات پر طرح طرح کے لڑا ئی جھگڑوں کا باعث ہوتا ہو اور ظاہر و واضح ہے کہ یہ کام حرام ہے ۔ائمہ ہدیٰ کی عملی سنت اور اُن کا رفتار و کردار اور خاص طور پر امیر المو منین علیہ السلام کی ذات والا صفات اس مدعا کی شا ہد ہیں ۔

کلی طورپر نعمت ونفرین اور برا بھلا کہنا کبھی بھی کسی زمانہ میں اور کسی بھی حق مطلب کو بیان کرنے کے لئے ہرگز اللہ کی تبیین کا اثر وکردار نہیں رکھتی تھی اور نہ ہی رکھتی ہے۔

اس نکتہ کو بھی نظر سے دور نہیں رکھنا چاہئے کہ ایک حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے تحقیق کا کام علما و دانشمندان (محققین)اور نخبہ افراد کے ذریعہ انفرادی یا اجتماعی مشکل میں علمی مدارس،یونیورسیٹیاں میں علمی آموزشی اور تحقیقی ماحول میں سیاست طلبی،گروہ بندی اور تعصب کے بغیر انجام دیاگیا انسانی علوم کے تمام موضوعات ،دینی مسائل اور عقائد میں علمی ترقیاں یادوسرے علمی موضوعات یااس ماحول کام کے مرہون منت کام کو اپنی دوستی اور دشمنی سے دور رکھا اور رکھیں گے۔

ہم امیدکرتے ہیں کہ اسلامی امت کے تمام مختلف طبقے آج کی دنیا کے زمانہ اور حالات کی معرفت رکھتے ہوئے ان مسائل پرزیادہ توجہ دیں اصول،معقول اور منطقی طورپر حرکت کریں تاکہ خداوند عالم ہماری حمایت کرے۔

محمدیزدی

رئیس شورای عالی جامعہ مدرسین

حوزہ علمیہ قم ١٤ /١٣٩٢/٢ ھ ش

بسمہ تعالیٰ

سوال:ان ایام میں سوال کیا جاتا ہے کہ اسلام کے احکام کن لو گوں پر منطبق ہوتے ہیں آیا وہ تمام لوگ جو اسلام سے وابستہ و منسوب ہیں سنی وشیعہ سب مسلمان ہیں اوران پر احکام اسلام نافذ کئے جاتے ہے؟

جواب:جو شخص شہادتین (خداکی وحدانیت اورخاتم الانبیاء کی نبوت کی گواہی)اقرار کرے وہ مسلمان ہے مگر جو لوگ اہل بیت پیغمبرسے دشمنی اور عداوت رکھے اور اس کا اظہار کرے۔اہل بیت کے شیعہ تمام مسلمانوں کے ساتہ برادری وبھائی چارگی ، صفا اور صمیمیت کا کردار اداکرنے کے لئے مامور کئے گئے ہیں وہ مسلمانوں کی نماز جماعت میں شریک ہوں،ان کے جنازہ کی تشییع کریں،ان کے بیماروں کی عیادت کریں،ان کے دوستی اورمدد کا اہتمام کریں،مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور دشمنی کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ اس چیز کو اسلام کے دشمن پسند کرتے ہیں۔ شیعوں پرتمام مذاہب کے مقدس مقامات کا احترام کرنا لازم ہے۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کے فتنہ سے خبردار ہیں کیونکہ اسلام کے دشمن اسلامی بیداری سے ڈرے ہوئے ہیں خداوند عالم فرماتا ہے :"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَتَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ ِذْ كُنْتُمْ اعْدَاءً فَالَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اخْوَانًا "سورہ آل عمران آیت ۱۰۳۔"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ پیدا کرو اور اللہ کی نعمت کو یاد کروکہ تم لوگ آپس میں دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی تو تم اُس کی نعمت سے بھا ئی بھائی بن گئے "۔

اللہم انصرالاسلام واھلہ واخذل الکفر واھلہ۔

مسلمانوں کے ہرگروہ کی تکفیر کرنا ،انہیں قتل کرنا اور ان کے اموال لوٹنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے."مَنْ قَتَلَ نَفْسًابِغَيْرِنَفْسٍ اوْفَسَادٍ فِی الْارْضِ فَكَانَّمَاقَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا""جو شخص کسی نفس کو ۔کسی نفس کے بدلے یا روئے زمین میں فساد کی سزا کے علاوہ قتل کر ڈالے گااس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کردیا"۔سورہ مائدہ آیت ۳۲۔

جامعہ روحانیت تہران ومجلس خبرگان رہبری

محمدررضامہدوی کنی

۱۳۹۲/۲/۱۴

باسمہ تعالیٰ

۱ـجو شخص خداوند عالم کی وحدانیت،حضرت محمد مصطفےٰ کی رسالت و خاتمیت اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مسلمان ہے۔

۲ـتمام مسلمانوں کی جان و مال اور ناموس کے ساتھ تجاوز کرنا حرام موکد ہے۔

۳ـمسلمان،مسلمان کا بھائی ہے اور اس کا اسلام کی ترویج کرنے میں ہم کاری و مدد کرتے ہوئے برادری کی حفاظت کرنا لازمی ہے اور وہ اختلافی مسائل میں ایک دوسرے کو معذور رکھیں۔

٤ـاسلامی مذاہب کا اتباع کرنے والوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرنا دین اسلام کے ساتھ خیانت کرنا ہے۔

آیت اللہ آصف محسنی

افغانستان ۱۰/۲/۱۳۹۲

بسمہ تعالی

اسلام نے مسلمانوں کی وحدت واتحاد پر جتنا زیادہ زور دیا ہے اتنا خداوند عالم کے نفی شرک کے مسئلہ پر زورنہیں دیا ہے یہاں تک کہ کہا گیاہے:بنی الاسلام علی دعامتین کلمة التوحید ووحدت الکلمة

اسلام کی بنیاد دوستو نوں پر رکھی گئی ہے کلمہ توحید اور وحدت کلمہ

لہٰذا مسلمان کی جان ومال آبرو وعزت سے تجاوز کرنا سب سے بڑا گناہ اور دین اسلام کے محرمات میں سے ہے اور اسی طرح اسلام ادیان اور اسلامی مذاہب کے کسی فرقہ کے اعتقادات کی تو ہین کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری طرف سے مسلمانوں کے خلاف خودکش حملے اور مختلف ممالک میں ان کا کشت و کشتار، الٰہی محرمات،زمین پر فساد کا مصداق اور نہ بخشے جانا والا گناہ ہے نیز ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہنے کا باعث ہوگا ۔مسلمان چاہے وہ شیعہ ہوں یاسنی انہیں دشمنان اسلام کے توطئہ،تفرقہ ڈالنا اور تکفیر کرنے والے گروہوں سے مراقب رہنا چاہئے۔

تمام مسلمانوں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ دنیاوالوں‌کو اسلام کے حقیقی چہرہ کی نشاندہی کرائیں جو رحمت،محبت اور مہربانی کا دین ہے اور جادلھم بالتی ھی احسنا نظام ہے،نیز مسلمانوں پر برادری کی حفاظت کرتے ہوئے اسلام کی ترویج میں تعاون کرنا لازمی ہے۔

محمد ہاشم صالحی

۱۳۹۲ ۲۱۲ ھ ش

آیت اللہ صالحی مدرس-افغانستان

باسمہ تعالیٰ

جو شخص (نواصب اور خوارج کے علاوہ)زبان پر شہادتین جاری کرے وہ مسلمان ہے اور اسلام کے احکام جیسے شادی کرنا اور ایک دوسرے کی میراث پانا اور جان و مال وغیرہ کا احترام کرنا ۔۔اس کے بارے میں جاری ہوں گے ،جو لوگ اسلام کی صفوں میں تفرقہ اندازی کرتے ہیں اور اسلامی فرقوں کی تکفیر کرتے ہیں وہ حقیقت اسلام سے خارج و باہر ہیں نیز اگر وہ براہ راست استعمار کا عامل و سبب بھی نہ ہوں تو بھی وہ بیشک اہل استعمار کے برے اغراض و مقاصد کی خاطر اسلام کی بنیاد کو نیست و نابود کرنے ،پیغمبر اسلامؐکے دین کو اکھاڑ پھینکنے اور آنحضرت ؐکے اسم مبارک کو فراموش کئے جانے کے لئے حرکت کرتے ہیں ۔ان گروہوں کے خود کش حملوں کے اقدامات صرف کافروں اور اسلام کے خلاف قسم کھانے والے دشمنوں کی خوشنودی کی خاطر ہوا کرتے ہیں "الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا"سورئہ کہف (۱۸)آیت ۱۰۴۔"یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش زندگا نی دنیا میں بہک گئی ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اچھے اعمال انجام دے رہے ہیں"

تمام مسلمان اسلام کے دشمنوں کے مکر و حیلے سے آگاہ و با خبر ہوتے ہوئے خاتم الانبیاء کے دین کی سر بلندی و عزت کی راہ میں پہلے سے زیادہ ثابت قدم اور کو شش کرنے والے رہیں گے ،انشاء اللہ۔

سید موسیٰ شبیری زنجا نی

۳رجب ۱۴۳۴ھ ق

Z:\modiran\esteft a\hosine\اردو\Kol-esteft a-ordo.docx